# مطبوعات

**انوار القرآن والحدیث** پروفیسر سعید اختر صاحب کی تالیف انوار القرآن والحدیث میرے سامنے ہے۔ ان کے رشحاتِ قلم کی دیگر خصوصیتوں کے ساتھ ساتھ ایک نمایاں نہایت قابلِ قدر خصوصیت و وصف یہ ہے کہ انہوں نے اختلافی مسائل میں راہ اعتدال کی طرف رہنمائی کر کے اُمّتِ مُسلمہ کے انتشار و افتراق کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی ہے۔

اپنے جملہ محاسن اور خوبیوں کے باوصف کتاب میں بے شمار اغلاط ہیں جو کاتب کے قلم سے رہ گئے ہیں اور پروف ریڈر کی نظر سے بھی اوجھل رہ گئے ہیں۔ مثلاً:

ص ۶۹ پر عن ابی ذَرِ جو ابی ذَرٍّ ہے اور آنَا اُغفِرُ کی بجائے انا اَغفِرُ چاہیے۔

ص ۶۹ پر لن تبلغوا ضُرّی جو لن تبلغوا ضَرّی چاہیے۔

ص ۷۰ پر اَلمِخیَطُ نہیں اَلمَخِیطُ ہے۔

ص ۷۳ پر عن ابی ذَرٍ جو ذَرٍّ چاہیے اور وَزرٌ ہے جو وِزرٌ چاہیے۔

ص ۷۹ پر موعظۃٌ نہیں موعظۃً چاہیے اور اسی صفحہ پر فَسَیَبرِیْ نہیں فَسَیَرَی چاہیے۔

ص ۸۲ پر یُبَاعِدُنِی ہے یُبَاعِدَنِی چاہیے۔

ص ۸۹ پر عن ابی سعیدٌ نہیں عن ابی سعیدٍ چاہیے۔ اسی صفحہ پر سَنَانٍ نہیں سِنَانٍ چاہیے۔

ص ۱۰۰ پر فَاکَدَّ ھَا نہیں فَاَکَدَ ھَا چاہیے اور اسی صفحہ پر

وباللہ التوفیق نہیں وَباللہِ التَّوفِیقُ چاہیے۔

ص ۱۰۲ پر من عادی نہیں من عادٰی چاہیے اور اَحَبَّ نہیں اَحَبُّ ہے۔

ص ۱۰۴ پر ان اللہ تجاوزلی کا ترجمہ میری برکت سے میری اُمت کی۔ صیحح معلوم نہیں ہوتا بلکہ میرے لیے میری اُمت کی خطائیں اور بھول چوک بخشنے۔

ص ۱۰۸ پر عمر بن العاص نہیں، عمرو بن العاص ہے اور اسی صفحہ پر حتی یکونُ نہیں، حتی یکونَ ہے۔

ص ۱۱۴ پر "الی ما" کا معنی رہ گیا ہے لکھا جائے۔

ص ۱۱۵ پر المَفَارِق نہیں، المُفَارِقُ ہے۔

ص ۱۱۶ پر الطَّھُورُ نہیں، الطُّھُورُ ہے۔

ص ۱۱۶ پر ضَالٌ نہیں، ضَآلٌّ ہے۔

ص ۱۲۰ پر تَبَعًا نہیں تَبِعًا ہے اور لَمَاجِئتُ نہیں، لِمَاجِئتُ ہے۔

اور ص ۱۲۰ پر "اور کس سبب ہے؟" کے بجائے "اور کس سبب سے ہے"

ص ۱۲۲ پر "ہدایتِ رُبَانی نہیں، ہدایتِ رَبّانی چاہیے۔

ص ۱۴۰ پر امام احمد بن یزید سرخی ہے اور نیچے ابو عبداللہ محمد بن یزید ہے کونسا درست ہے۔

ص ۱۵۰ پر عبدالماجد صاحب کچھ نہیں کو، مولانا عبدالماجد لکھنا زیادہ مناسب ہے مزید برآں ص ۳۳ پر النعمان بن بشیر ہے جو بُشیر چاہیے۔

ص ۴۲ پر یَادَبٌّ یَارَبٌّ ہے حالانکہ یَارَبِّ یَارَبِّ چاہیے۔ ترجمہ یارب کا کیا گیا ہے۔ اسی صفحہ پر مُطُعَمُہ لکھا ہے حالانکہ مَطْعَمُہٗ ہے۔

ص ۵۲ پر لاَ تَغَضُبُ لکھا ہوا ہے جو لاَ تَغْضِبْ چاہیے۔

ص ۶۱ پر ادرک الناسٌ لکھا ہوا ہے حالانکہ ادرک النَّاسُ ہے۔

بہ نمونہ کے طور پر نشان زد کی گئی ہیں ورنہ اغلاط بہت ہیں تصیح کی ضرورت ہے۔

اس کی ضخامت: ۳۹۱ صفحات اور قیمت ر/ ۳۵ روپے (عبدالوکیل علوی)

**اخوان المسلمون** — مؤلف : افتخار احمد۔ ناشر: المیزان پبلشرز، صابر پلازا۔ امین پور بازار، فیصل آباد۔

سٹاکسٹ : الائیڈ کمپنی، دی مال لاہور۔ صفحات : ۴۴۰ مجلد خوب صورت گرد پوش سے آراستہ۔ قیمت : ۱۶۰/ روپے

زیر نظر کتاب ایک ایسے موضوع ہے جس پر اسلامی نشأۃ ثانیہ کے اس دور میں جس قدر لٹریچر مہیا کیا جائے، کم ہے۔ محترم مولف نے اس مجموعہ مضامین میں پوری کوشش کی ہے کہ دنیائے اسلام کی اہم تر تحریک الاخوان المسلمون کے بارے میں اپنے قارئین کو تحریک کے ایسے پہلوؤں سے پوری طرح متعارف کرائیں جو ہماری قومی بے حسی کی بنا پر اکثریت کی نظروں سے اوجھل ہیں اور جن کا جاننا ہر مسلمان نوجوان کے لیے لازم ہے۔ کتاب کے پہلے ایڈیشن ۱۹۸۰ء پر محترم مولانا نعیم صدیقی صاحب کی تقریظ اور جناب صلاح الدین مدیر تکبیر کا تبصرہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ کتاب خاص اہمیت کی حامل ہے اور اس قابل ہے کہ ہر پاکستانی مسلمان اس کا مطالعہ ضرور کرے، محترم نعیم صدیقی صاحب نے موضوع کے بارے میں انتہائی اہم نکات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے :

> "افتخار احمد نے تحریک اخوان المسلمون اور اس کے اکابر کا تعارف پیش کرنے کے لیے متعدد مآخذ سے استفادہ کیا ہے۔ یہ خدمت تاریخ کی بھی خدمت ہے، علم و ادب کی بھی، اردو زبان کی بھی، اور فلاح انسانیت کا راستہ دکھانے والے دین کی بھی۔ جس تحریک نے سید قطب شہید اور عبدالقادر عودہ جیسے اہل قلم کو ابھارا اس کی داستان لکھ کر افتخار احمد نے بھی اپنا تعلق اس کاروانِ عشق سے جوڑ لیا ہے میری طرف سے ہدیہ تبریک"۔

محترم محمد صلاح الدین اپنے جامع تبصرے کے آخر میں رقمطراز ہیں۔

> "افتخار احمد صاحب نے اپنی اس گرانقدر تالیف میں اس تحریک

کے پس منظر اور ارتقار کی اب تک کی تفصیلات کو یک جا کر کے دعوتِ اسلامی کے کارکنوں کے لیے ایک قیمتی کتاب مہیا کر دی ہے۔ اسلام کی دعوت سے متاثر ہونے والے ذہنوں کے لیے یہ تالیف ایک ولولہ انگیز بانگ جرس ثابت ہوگی۔"

ان دو عبقری اہلِ قلم حضرات کی انتہائی وقیع آرا کو نقل کر دینے کے بعد اس کتاب پر مزید تبصرہ کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ البتہ مزید جو بات کہی جا سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ اگر کتاب کے آخر میں محترم مؤلف ان اثرات کا جائزہ بھی پیش کر دیتے تو کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا، جو اس تحریک کے نتیجے میں پوری دُنیا بالخصوص اسلامی ممالک اور عرب حکومتوں پر مرتب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک طرف روس، امریکہ اور مغربی دُنیا کے عوام آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسلام اور مسلمانوں کو دیکھ رہے ہیں اور دوسری طرف یہود و ہنود کی وہ تنظیمیں جن کا کام ہی اللہ کی زمین میں فساد برپا کرنا ہے۔ اور عیسائی مشنریوں کے وہ ادارے جو پوری دُنیا کو اپنے رنگ میں رنگنے کے لیے بے انتہا ذرائع اور وسائل کے مالک ہیں۔ اسلامی تحریکات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے پہلے سے کہیں زیادہ سرگرم عمل ہو گئے ہیں۔ اور بزعم خود یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس طرح وہ اللہ کے نُور کو بجھانے میں کامیاب ہو جائیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

نُورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(تبصرہ نگار شبیر احمد)

---